اززبان خلیفه راشد چه این عبارت دال است
بتحسین تراویح وتحسین خلیفه راشد چیز را
مستلزم انسلاک آن چیز است در سلک سنت
و سنت خلیفه راشد ملحق به سنت نبویه
است پس مضاد بدعت باشد و چون
این مقدمه ممهد شد پس باید دانست که مراد
از لفظ بدعت درین مقام یعنی در مقام
تحقیق حکم آن معنی حقیقی شرعی است

مقدمه ثانیه

باید دانست که حکم شارع که بسوی بندگان
او متوجه میگردد به سه وجه متحقق میشود
یعنی یا بطلب چیزی متحقق میشود مثل
صلوة و صوم یا بترک چیزی مثل زنا
و سرقه ویا باباحت چیزی یعنی بیان
اینکه ایشان در آن مختاراند اگر خواهند
بعمل آرند و اگر خواهند بعمل نیارند نزد
شارع نه صدور آن امر مطلوب است
و نه ترک آن مثل اکثر مباحات از اکل و
شرب و لباس و هر چند مراتب حسن امور
مطلوبه باعتبار مراتب علت مختلف میباشد
مثل خوردن بدست راست و افشردن
بینی بدست چپ و سایر آداب اکل و
شرب و لباس و جماع و غائط و مثال آن

زبان خلیفه راشد سے اسلیئے که یهه عبارت دلالت کرتی
ہے اوپر نیک جاننی تراویح کے اور نیک جاننا خلیفہ راشد کا
کسی چیز کو مستلزم ہے داخل ہونی اوس چیز کو سلک سنت کے
مین اور سنت خلیفہ راشد کے ملے ہوئے ہے سنت پیغمبر سے
پس خلاف بدعت ہوگے پس جب یہہ مقدمہ بیان ہو چکا
تو جاننا چاہیئے کہ مراد لفظ بدعت سی اس جگہہ یعنی بیچ مقام
تحقیق حکم اوسکے معنے حقیقی شرعی ہے مقدمہ دوسرا
چاہیئے جاننا کہ حکم خدا کا طرف بندون اور اوسکے
متوجہ ہوتا ہے تین طرح سے ثابت ہوتا ہے
یا کسے چیز کے طلب مین صادر ہوتا ہے جیسے نماز
اور روزہ یا ترک کرنے کسے چیز مین جیسے زنا
اور چوری یا مباح ہونے کسے چیز مین
یعنے بیان اس امر کا کہ بندے مختار ہین
اسمین اگر چاہین عمل مین لاوین اور
چاہین نہ لاوین نزدیک شارع کے نہ عمل مین
لانا اوسکا مقصود ہے نہ ترک کرنا اوسکا
مانند اکثر مباح چیزون کے کہانے اور پینے
اور پہننے سے اور ہر چند مرتبے خوبی کامون
طلب کیئے گئے کے باعتبار سبب کے
مختلف ہوتے ہین جیسے کہانا سیدہے
ہاتہہ سے اور سنکنا ناک کا بائین ہاتہہ سے
اور تمام آداب کہانے اور پینے اور لباس
پہننے اور جماع کرنے اور پاخانہ پہرنے اور مثال ان کی

از محاسن عادات مرتبه از حسن میدارد که
طلب شارع بحسب همان مرتبه باو متعلق
گردیده و محامد اخلاق و واردات و
احوال و مقامات مرتبهٔ دیگر میدارد از حسن
و تعلق طلب شارع و مسائل عبادات و
معاملات خصوصاً احکام صلوة مرتبهٔ دیگر
میدارد و مباحث اعتقادات خصوصاً
توحید و ایمان بالرسالة مرتبتے دیگر
و مراتب قبح امور ممنوعه هم برهمین معنی
قیاس باید کرد مثل خوردن بدست چپ
و افشردن بینی بدست راست و امثال
آن از مساوی عادات مرتبه از قبح میدارد
که نهی شارع بحسب همان مرتبه باو تعلق
گردیده و اخلاق رذیله و واردات ردیه
و احوال و مقامات مردوده مرتبهٔ دیگر میدارد
از قبح و تعلق نهی شارع و ارتکاب معاصی
صغایر و کبایر خصوصاً تلوث ببدعات
حقیقیه مرتبهٔ دیگر و اتصاف بعقاید باطله
خصوصاً باشراک و انکار رسالة مرتبهٔ دیگر
و همچنین اگر در یک مرتبه از مراتب مذکوره
تامل کرده شود در همان مرتبه مراتب کثیره
واضح میگردد و باز اگر در یک مرتبه ازین مراتب
نظر کرده شود در آنهم مراتب دیگر نمایان گردد

نیک عادتون سے ایک مرتبہ خوبی سے رکھتے ہین
کہ طلب شارع کے موافق اوسی مرتبہ کے اوس سے
متعلق ہوئے ہے اور نیکیان خلقون اور واردات
اور حالون اور مقامون کے مرتبہ دوسرا رکھتی
ہین خوبی سے اور متعلق ہونے طلب شارع سے اور
مسئلے عبادتون اور معاملون کے خصوصاً حکم نماز
کے مرتبہ دوسرا رکھتی ہین اور ہمچنین اعتقادون کے
خصوصاً ایک جاننا خدا کا اور ایمان لانا ساتھ رسالت
کے ایک مرتبہ دوسرا اور مرتبون برائی کامون منع
کے گئے کو بھی پر قیاس کرنا چاہیے جیسے کہانا ہاتھہ
بائین سی اور سنکنا ناک کا ہاتھ دائین سے اور مانند
اسکے بری عادتون سی ایک مرتبہ برائی سی رکھتی ہین
کہ مخالفت شارع کی موافق اوسی مرتبہ کے اوس سے
متعلق ہوئی ہے اور اخلاق بد اور واردات بری
اور احوال اور مقام مردود مرتبہ دوسرا رکھتے ہین برائی
سے اور متعلق ہونے مخالفت شارع سی اور کرنا گناہون
چہوٹے اور بڑے ونکا خصوصاً آلودگی ساتھ بدعت حقیقی کے
مرتبہ دوسرا اور موصوف ہونا ساتھ عقیدون باطل کے
خصوصاً شریک جاننا ساتھ خدا کے اور انکار کرنا رسالت کا
مرتبہ دوسرا اسیطرح اگر ایک مرتبہ مین مرتبون مذکور سے
تامل کیا جاوے تو اوسی مرتبہ مین بہت مرتبے واضح ہوتے
ہین اور پہر اگر ایک مرتبہ مین اون مرتبون سی نظر کیجاوے
اوسمین بھی مرتبے دوسرے ظاہر ہوتے ہین

وہمچنین میسر و الغرض اسپ خوشخرام فکر
از تکاپوے خود باز میماند و این میدان
وسیع گاہی باتمام نمیرسد و لہذا آنچہ حضرت
علام الغیوب جلت قدرتہ از درجات جنت
و درکات نار کہ محاذی آنمراتب ایجاد
فرمودہ ست عقل بشری از ادراک تفاصیل
آن عاجز ست ولیکن چنانچہ اینقدر بالاجمال
متیقن ست کہ در جمیع مدارج جنت راحت
ست و در جمیع درکات نار الم و درجہ
انبیاء در حصول معنی راحت اعلی ست از
درجہ سائر سابقین و درجہ سابقین از
درجہ ابرار گو کہ در افراد ہر صنفے از اصناف
مذکورہ اختلاف فاحش بحسب اختلاف وجوہ
تفاصیل واقع باشد و برہمین قیاس باید کرد
درکات نار مثلا درکۂ کفار باعتبار حصول
معنے الم اشد ست از درکۂ مبتدعین و
درکۂ مبتدعین از درکۂ فساق و فجار
وہمچنین اینقدر بالاجمال متعقل ست کہ در
جمیع مطلوبات شرعیہ حسنی ست خواہ قلیل
خواہ کثیر و در جمیع ممنوعات شرعیہ قبحے
ست خواہ قوی خواہ ضعیف و اینقدر ہم
بالاجمال معلوم ست کہ مقتضای بعضے
مراتب طلب شرعی ندب ست و مقتضای

اور اسیطرح چلا جاتا ہے الغرض کہ گھوڑا تیز رو فکر کا
اپنے دوڑ دہوپ سے باز رہجاتا ہے اور یہہ میدان بڑا
کبھے آخر نہین ہوتا اسلیئے جو کچھہ حضرت حق جل شانہٗ
درجون جنت اور مرتبون دوزخ سے کہ مقابل ان
مرتبون کے پیدا فرمائے ہین عقل بشری معلوم
کرنے تفصیل اونکی سی عاجز ہے لیکن جیسا کہ اتنا
مجمل معلوم ہے کہ تمام درجون جنت مین راحت ہے
اور تمام درجون دوزخ مین تکلیف اور درجہ نبیونکا
حاصل ہونے مضمون راحت مین بلند تر ہے
درجے تمام سابقین سے اور درجہ سابقین کا
دنیکبختون سے اگرچہ فردون ہر قسم مین اقسامون
مذکور سے اختلاف ظاہر موافق اختلاف ہر وجہ
بزرگے کے واقع ہوا اور اسیپر قیاس کرنا چاہیے
درجون دوزخ کا مثلا درجہ کافرون کا باعتبار
پیدا ہونے مضمون تکلیف کے بہت سخت ہے
درجہ بدعتیون سے از درجہ بدعتونکا درجہ
گنہگارون اور فاجرون سے اسیطرح اسقدر
مجمل معلوم ہے کہ تمام چیزون طلب کے گئے
شرعے مین ایک خوبے ہے خواہ کم خواہ
زیادہ اور تمام ممنوعات شرعی مین ایک برائی
ہے خواہ قوی خواہ ضعیف اور یہہ بہی مجمل معلوم
ہے کہ مقتضا بعضے مرتبون مطلوب شرعی کا
استحباب ہے اور مقتضا ے —

بعضی وجوب و مقتضای بعضی دخول در اہل
ایمان و ہمچنین مقتضای بعضی مراتب ممنوعہ
شرعیہ کراہت ست و مقتضای بعضی
حرمت و مقتضای بعضی انجرار بکفر بعد
ازان باید دانست کہ تفتیش امر شرعی
در مقدمہ امری خاص از امور معاشیہ یا معادیہ
بدو وجہ میباشد اول تفتیش اجمالی یعنی
تفتیش اینکہ فلان امر شرعا حسن است
یا قبیح یعنی از جنس مطلوبات شرعیہ است
یا ممنوعات و ثانی تفتیش تفصیلی یعنی
در کدام مرتبہ از حسن یا قبح واقع است
و کدام مرتبہ طلب یا منع از جانب
شارع باو متعلق گردیدہ و چنانچہ گرسنہ را
بمجرد اطلاع بر اینکہ در فلان مقام طعامی
است شرارۂ طلب از دل او بوجہی
جوش میزند کہ چار و ناچار کشان کشان
گو کہ اطلاع بر خصوصیت آن طعام ندا شتہ
باشد بر آن مقام مے آرد و عاشق صادق را
بمجرد اطلاع بر اینکہ فلان امر باعث رنج
و ملال معشوق اوست انجامی و نفرتی
بر نسبت آن امر در دل او پیدا میگردد
کہ از حدود قرب و جوار او فرار میکند
جبان و بزدل از قرب و جوار میدان جنگ

بعض کا واجب ہونا اور مقتضا بعض کا داخل ہونا
اہل ایمان میں اور اسیطرح مقتضا بعضے مرتبوں
ممنوع شرعی کا کراہت ہی اور مقتضا بعض کا
حرام ہونا اور مقتضا بعض کا پہونچانا کفر مین
بعد اسکے چاہیے جاننا کہ تلاش کام شرعی کے
بیچ مقدمہ کسی خاص کام کے کاموں معاش یا معاد
سے دو طرح پر ہوتی ہے اول تفتیش مجمل ہے یعنی
تلاش اس بات کی کہ فلانا کام شرع مین
اچھا ہے یا برا یعنے قسم کاموں طلب کیے گئے شرع
سے ہے یا ممنوعات شرع سے اور دوسری
تفتیش تفصیلی ہے یعنے کس مرتبہ مین بھلائی
یا برائی سے واقع ہے اور کونسا مرتبہ طلب یا
منع کا شارع کی طرف سے متعلق ساتھ اوسکے
ہے جیسے کہ بھوکے کو اطلاع اس بات پر کہ فلانی
جگہہ کھانا ہے شعلہ طلب کا دل اوسکے سے اسطرح
جوش مارتا ہے کہ چار و نا چار کھینچتا ہوا اگرچہ اطلاع
خصوصیت کھانی پر نہ رکھتا ہوا اوس مقام پر
لاتا ہے اور عاشق سچے کو فقط اطلاع اسپر کہ
فلانا کام باعث رنج اور ملال معشوق کا اوسکے
ہے ایسی کراہت اور نفرت بہ نسبت اوس کام
کے اوسکے دل مین پیدا ہوتی ہے کہ حدود
قرب اور ہمسایگی اوسکے سے بھاگتا ہے جیسے کہ
نامرد اور بودا قرب اور ہمسائگی میدان لڑائی سے

همچنین طالب حق را بمجرد اطلاع اینکه
فلان چیز شرعاً حسن است و در مطلوبات
شرعیه داخل حرارت طلب آن از دل او
بوجهی میجوشد که کشان کشان بر تحصیل
وترویج وتشهیر وتعلیم او مے آرد که حدیث
والله لا یومن احدکم حتی یکون
هواه تبعا لما جئت به بر آن دلالت میدارد
همچنین مومن صادق را بمجرد اطلاع بر آنکه
فلان چیز شرعاً قبیح است و در ممنوعات
شرعیه داخل نفرتے وانجامے نسبت به
آنچیز در دل او حادث میگردد که دور از
قرب وجوار آن میگریزد مثل گریختن
ارباب ننگ و ناموس از مظان لحوق
عار و مذلت که در حدیث الحلال بین
والحرام بین وما بینهما متشبهات
فمن اتقے المشتبهات استبرأ لدینه
وعرضه بر آن دلالت میدارد الغرض
تحقیق حکم اجمالی در باب ترغیب و ترهیب
مومنان پاک و طالبان چست وچالاک
وموحدان مبرا از شرک کفایت میکند اما
تفتیش تفصیلے پس اصل منصب مجتهدین است
ومقلدین را در پئے آن افتادن غیر از

طالب حقکو فقط اطلاع اسکی کہ فلانی چیز شرع مین
اچھی ہے اور طلب کی گئی چیزون شرعی مین
داخل ہے گرمی طلب کی اوسکی دل سے ایسے جوش مارتی
ہے کہ کھینچ تان کر اوسپر حاصل کرنے اور شہرت
دینے اور سکہلانے اوسکے لائق ہے کہ ترجمہ حدیث
قسم ہے اللہ کے نہین مسلمان ہونیکا ایک تمہارا
یہانتک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوسچیز کے کہ
آیا ہو مین ساتھ اوسکے ۔ اسپر دلالت رکھتی ہی
اور اسیطرح مسلمان سچے کو فقط اطلاع اسپر کہ فلانی
چیز شرع مین بُرے ہے اور ممنوعات شرعی مین داخل
ہے ایسے نفرت اور بے رغبتے بہ نسبت اوسچیز کے اوسکے
دلمین پیدا ہوتے ہے کہ اوسکے قرب اور ہمسایگی سے
دور بھاگتا ہے مانند بھاگنے صاحبان ننگ اور ناموس
کے جگہہ لگ جانی عار اور ذلت سی کہ ترجمہ حدیث
حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر اور درمیان انکی مشتبہات
ہین پس جو کوئی کہ بچا مشتبہات سے بچایا دین اپنا
اور آبرو اپنے اسپر دلالت رکھتی ہے غرض کہ تحقیق
حکم اجمالی بمقدمہ رغبت دلانی اور ڈرانی مسلمانون
پاک اور طالبون چست اور چالاک اور موحدون
پاک کے شرک سے کفایت کرتا ہے اور تحقیق
تفصیلی پس اصل منصب مجتہدون کا ہے اور
مقلدون کو ۔۔ در پے ہونا اوسکے سوا بیباکی

برپا کردن شور و شغب و قیل و قال و مناظره
و جدال منفعت نمی بخشد چون این مقدمه
ممهد شد پس باید دانست که مقصود درینمقام
همین است که مطلق بدعت شرعاً حسن است
یا قبیح نه آنکه کدام بدعت در کدام مرتبه حسن
واقع است و کدام بدعت در کدام مرتبه قبیح

مقدمه ثالثه

باید دانست که وقتیکه اشیاء متعدده در
یک حکم عام مندرج باشند مثل اندراج مسلم و
کافر در مفهوم انسان و اندراج گوشت
گوسفند و خنزیر در مفهوم مطعوم و اندراج
خمر و ماء در مفهوم مشروب و اندراج نقد
و جنس در مفهوم مال و اندراج زنا و جماع زوجه
یا کنیزک در مفهوم وطی پس حکم شرعی
بدو طریق بآن متعلق میگردد اول آنکه
بهریک ازان اشیاء بخصوصه حکمی علیحده
متعلق گردد و مطلق بالنظر الی ذاته هیچ
حکمی از احکام شرعیه متعلق نباشد مثلا
گوشت گوسفند حلال است و گوشت خنزیر
حرام و مطلق گوشت را نه حلال توان گفت
و نه حرام پس برین تقدیر در باب ترغیب
و ترهیب نه از مطلق گوشت تنفیر باید کرد و نه
بسوی او ترغیب و در باب تحصیل حقیقت

کرنے شور اور غل اور گفتگو اور مناظرہ اور لڑائی کے
کے فائدہ نہیں دیتا جب یہہ مقدمہ بیان ہو چکا
پس چاہیے جاننا کہ مقصود اس جگہہ یہی ہے کہ
مطلق بدعت شرع مین اچھی ہے یا بری نہ یہہ کہ
کونسے بدعت کونسے مرتبہ مین اچھی واقع ہوئی
اور کونسے بدعت کونسے مرتبہ مین برے۔
مقدمہ تیسرا چاہیئے جاننا کہ جسوقت کتنے چیز
بیچ ایک حکم عام کے داخل ہون جیسے داخل ہونا
مسلمان اور کافر کا مفہوم انسان مین اور
مندرج ہونا گوشت بکرے اور سور کا مفہوم
کہانے کے چیز مین اور داخل ہونا شراب اور پانیکا
مفہوم پینے کے چیز مین اور داخل ہونا نقد اور
جنس کا مفہوم مال مین اور داخل ہونا زنا اور
مجامعت بیوے اور لونڈے کا معنون وطے کے
یعنے مجامعت مین پس حکم شرعی دو طرح اوسکے
ساتہ متعلق ہوتا ہے اول یہہ کہ ساتہ ہر ایک کے
اون چیزون خاص کی گئی سی ایک حکم علیحدہ متعلق
ہوتا ہے اور ساتہ مطلق کے بنظر ذات اوسکے
کوئے حکم احکام شرعی سی متعلق نہیں ہوتا ہے
مثلاً گوشت بکریکا حلال ہے اور گوشت سور کا حرام اور مطلق
گوشت کو نہ حلال کہہ سکتے ہین نہ حرام پس صورتین
رغبت دلانے اور ڈرانے کے باب مین نہ مطلق گوشت سے نفرت
دلانی چاہیے اور نہ طرف اوسکی رغبت اور حاصل کرنے حقیقت

تقوے واحتیاط کہ از قبیل محامد شرعیہ است احتراز از مطلق گوشت بنا بر آنکہ گوشت خنزیر حرام از جملہ افراد اوست ہرگز داخل نیست بلکہ از جنس وسواس است کہ آن در ممنوعات شرعیہ است و در باب فتوی ہرگز مفتی را نمیرسد کہ بر مطلق مذکورہ حکمی جاری نماید بلکہ سایل را آگاہ سازد کہ سوال او ناقص است قابل جواب نیست زیرا کہ مطلق درینصورت منقسم است بسوے اقسام مختلفہ و ہر قسم را حکمے است علیحدہ تو در کدام قسم سوال مینمائی مثلاً شخصے سوال کرد کہ خوردن گوشت حرام است یا حلال پس مفتی را نمیرسد کہ بر سوال اجمالی اکتفا کردہ بحلت یا بحرمت آن فتوے دہد بلکہ بگوید کہ گوشت منقسم است بگوشت گوسفند و گوشت خنزیر اول حلال است و ثانی حرام تو از کدام قسم گوشت سوال مینمائی تا برطبق آن جواب دادہ شود و در باب بیان احکام عقد قضیہ کلیہ یا مطلقہ درینمقام مناسب نیست مثلا در مقام بیان مطعومات محرمہ گفتن اینکلام کہ ہر گوشت حرام است یا ہمین قدر کہ گوشت حرام است ہرگز مناسب نیست گو کہ نظر بسوے تخصیصات عمومات و تقییدات

تقوے اور احتیاط میں کہ بہترین بہلائیون شرع سے ہے بچنا مطلق گوشت سی بہ سبب اسکے کہ گوشت سور کا حرام اسکے افراد مین سی ہے ہرگز داخل نہین ہے بلکہ قسم وسواس سے ہے کہ وہ ممنوعات شرعی مین سے ہی اور فتوی کے مقدمہ مین ہرگز مفتی کو نہین پہونچتا ہے کہ اوپر مطلق ذکر کیے گئے کے کوئے حکم جاری کرے بلکہ پوچھنے والے کو مطلع کرے کہ سوال اوسکا ناقص ہے قابل جواب نہین اسلیے کہ مطلق اسصورت مین تقسیم ہوتا ہے طرف کئی قسم مختلف کے اور ہر قسم کا حکم جدا ہے تو کونسے قسم مین سوال کرتا ہے مثلا ایک شخص نے سوال کیا کہ کہانا گوشت کا حرام ہے یا حلال پس فتوا دینے والیکو نہین پہونچتا کہ اوپر سوال مجمل کے اکتفا کرکے ساتہ حلال یا حرام ہونے اوسکے فتوے دیوے بلکہ کہے کہ گوشت منقسم ہے ساتہ گوشت بکرے اور گوشت سور کے پہلا حلال ہے اور دوسرا حرام تو کس قسم کے گوشت سی پوچہتا ہے تو مطابق اوسکے جواب دیا جاوے اور بیان حکمون مین منعقد کرنا قضیہ کلیہ یا مطلقہ کا اسجگہہ مناسب نہین ہے مثلا مقام بیان کرنے کہانون حرام مین یہہ کہنا کہ ہر گوشت حرام ہے یا اسیقدر کہ گوشت حرام ہے ہرگز مناسب نہین ہے اگرچہ بنظر تحقیق کرنے عام کے اور قید لگانے —

مطلقات کلام مذکور بحسب اصل لغت صحیح
باشد چه ممکن ست که از مدلول هر گوشت
گوشت حیوانات مخصوصه را از مطلق گو
شت حیوانات محرمه مراد باشد لیکن
تکلم بمثل اینکلام قبیح ست در خواص و عوام
و ساقط ست از درجه بلاغت یعنی مقتضای
مقام و بعید ست از محاورات کلام بالجمله
اراده کردن معنی مذکور از کلام مسطور خلاف
ظاهر و غیر متبادر ست و طریق ثانی آنکه مطلق
بالنظر الی ذاته حکمی از احکام شرعیه متعلق
گردد و همان حکم بر جمیع افراد او باعتبار آن
مطلق جاری باشد پس مطلق بنظر ذات خود
در جمیع خصوصیات همان حکم را اقتضا می نماید
اگرچه در بعضے افراد بحسب عوارض خارجیه
حکم مطلق مختفے گردد مثل آنکه مطلق گوشت
خنزیر حرام ست اگرچه در وقت مخمصه مباح
گردد و مطلق شرب خمر حرام ست اگرچه
در صورت اکراه واجب میگردد و مطلق
سرقه حرام ست اگرچه عند الاضطرار
جایز میگردد و مطلق تکلم بکلمات کفر قبیح
ست اگرچه عند الاکراه معفو میشود و مطلق
نماز حسن ست اگرچه در وقت طلوع آفتاب
ممنوع میگردد و مطلق تلاوت قرآن

مطلق کے کلام مذکور موافق اصل لغت کے صحیح ہے
اور ہو سکتا ہے کہ مفہوم ہر گوشت سی گوشت
جانورون خاص کا اور مطلق گوشت سے گوشت
جانورون حرام کا مراد ہو لیکن بولنا مثل اس کلام
کے برا ہے خاص و عام مین اور گرا ہوا ہے درجہ
بلاغت یعنے مقتضاے مقام سے اور دور ہے
محاورون کلام سے خلاصہ یہہ ہے کہ ارادہ کرنا معنی
ذکر کیے گئے کا کلام مذکور سے برخلاف ظاہر کلام
کے ہے اور نہ جلد سمجھا جاتا ہے اور طریق دوسرا
یہہ ہے کہ ساتہ مطلق کے بنظر ذات اوسکی کی کوئی
حکم احکام شرع سے متعلق ہوتا ہے اور وہ حکم اوسکے
تمام افراد پر باعتبار اوس مطلق کے جاری ہوتا ہے
پس مطلق بنظر ذات اپنے تمام خصوصیات مین
اوسی حکم کو چاہتا ہے اگرچہ بعضے افراد مین بسبب کچھ
پیش آنی والی باہر کے حکم مطلق کا پوشیدہ ہوتا ہے
مثل اسکی کہ مطلق گوشت سور کا حرام ہے اگرچہ وقت
شدت بہوک کی جایز ہوتا ہے اور مطلق پینا شراب
حرام ہے اگرچہ بیچ صورت جبر کرنے کسے حاکم ظالم کے
واجب ہوتا ہے اور مطلق چوری حرام ہے اگرچہ وقت
اشد ضرورت اور اضطرار کے جایز ہوتے ہے اور مطلق
بولنا کلمون کفر کا برا ہے اگرچہ وقت جبر کے معاف ہوتا ہے
اور مطلق نماز اچھی ہی اگرچہ وقت طلوع آفتاب کے منع
ہوتے ہے اور مطلق پڑہنا قرآن کا —

عبادت ست اگرچه در صورت جنابت مکروه
میگردد و مطلق دوام ذکر افضل قربات است
اگرچه در عین حالت قضاء حاجت ممنوع
میگردد پس برین تقدیر در باب ترغیب
و ترهیب بسوی مطلق دوام ذکر ترغیب
کردن و از مطلق شرب خمر تنفیر نمودن
از ارکان اشاعت دین و اعلاء کلمة الله
ست و تفصیل طرق موانع خارجیه از
ضروریات وعظ و تذکیر نیست بلکه ممکن
که از مضرات آن باشد مثلا در مقام بیان
معنی آیهٔ کریمه اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وحدیث
لا یزال لسانك رطبا من ذکر الله
فضائل دوام ذکر و منافع آن مذکور باید
کرد و بیان مسئله احتراز از ذکر مقام
خلا ضروری نیست یا در مقام بیان
معنی آیهٔ کریمه انما الخمر والمیسر والانصاب
والازلام رجس من عمل الشیطان
فاجتنبوه لعلکم تفلحون وحدیث
اشهد بالله والله ان شارب الخمر
کعابد الوثن قبائح شرب خمر و مضار
آن مذکور باید کرد نه مسئله وجوب آن در
صورت اکراه یا در بیان معنی آیهٔ کریمه

عبادت ہے اگرچہ در صورت حاجت غسل مکروہ
ہوتا ہے اور مطلق ہمیشگی ذکر خدا کے بہترین نزد
خدا سے ہے اگرچہ عین حالت دفع بول و براز مین
منع ہوتی ہے پس اس صورت مین بمقدمہ رغبت دلانے
اور ڈرانے کے طرف ہمیشگی ذکر اللہ کے رغبت دلانی
اور مطلق پینے شراب سے نفرت دلانی رکنون شہرہ
کرنے دین اور بلند کرنے کلمۂ خدا سے ہے اور تفصیل
طریقون منع کرنیوالون خارجی کے ضروریات درس اور
نصیحت سے نہین ہے بلکہ ہوسکتا ہے کہ مضر اوس
وعظ کو ہو مثلا مقام بیان معنون اس آیت قرآنیہ
ترجمہ آیت جو لوگ کہ ذکر کرتے ہین اللہ کا کھڑے اور
بیٹھے اور اوپر کروٹون اپنے کے اور اس حدیث مین
کہ ہمیشہ رہے زبان تیری تر ذکر خدا سے فضیلتین
ہمیشہ ذکر کے اور منفعت اوسکے ذکر چاہیین کرنے
اور بیان کرنا مسئلہ پرہیز کا ذکر سے مقام پاخانہ مین
ضرور نہین ہے یا بیچ مقام بیان معنون اس آیت
کے کہ ترجمہ آیت سوائے اسکے نہین کہ شراب اور جوا
اور بت اور پانسے نجس ہین کام شیطان سے ہیں پس
بچو اس سے شاید کہ تم خلاصی پاؤ اور اس حدیث
کے گواہی دیتا ہون مین ساتھ اللہ کے قسم ہے
اللہ کے تحقیق پینے والا شراب کا مانند پوجنے والے
بت کے ہے قباحتین پینے شراب کی اور ضرر اوسکے
ذکر کرنے چاہیین نہ مسئلہ وجوب پینے اوسکا صورت جبر مین

يا أيها الذين آمنوا لا تأكلوا أموالكم
بينكم بالباطل إلا أن تكون تجارة
عن تراض منكم وحديث ألا إن دماءكم
وأموالكم وأعراضكم حرام كحرمة يومكم
هذا في بلدكم هذا تقبیح مطلق مال مردم
خوردن و حرمت تصرف در ملک غیر بلا اذن
مالک نمی باید کرد مسئله جواز آن در صورت اضطرار
بلکه در اکثر احیان بیان آن یعنی در باب
ترغیب و ترهیب مضر میگردد چه در نظر
عوام حسن و قبح آن سهل میشود آری در وقت
پیش آمدن صورت مذکوره و تفتیش سائلین
جواب بر طبق سوال بیان کرده شود چنانچه
ترغیبات و ترهیبات در کلام شارع همین
نهج واقع گردیده و در باب تحصیل حقیقت تقوی
واحتیاط اجتناب از مطلق استعمال منکرات
وتصرف فی ملک الغیر بلا اذنه پیش نظر همت
خود باید داشت و مادامیکه یقین کلی
بحلت آن بحسب عوارض خارجیه حاصل
نشود هرگز بآن آلوده نباید شد و مادامیکه
وهمی ضعیف هم در جانب عدم ثبوت حلت
آن باقیست نظر بر حرمت اصلیه آن کرده
از آن اجتناب ورزد چنانچه حدیث من
اتقى المشتبهات استبرأ لدينه

ترجمہ آیت اے ایمان والو نہ کھاؤ تم مال اپنے آپس میں
ساتھ جھوٹ کے مگر یہہ کہ ہو سوداگری ساتھ رضامندی
تمہارے کے اور اس حدیث کے کہ خبردار ہو تحقیق
خون تمہارے اور مال تمہارے اور آبروئیں تمہارے
حرام ہیں مانند حرام ہونے اس آجکے دن تمہارے
کے بیچ اس شہر تمہارے کے ۔ قباحتیں مطلق مال
مردم خوری اور حرام ہونے دخل ملک غیر میں بے اذن
مالک کے بیان کرنے چاہئیں نہ مسئلہ جائز ہونے اوسکے
صورت اضطرار میں بلکہ اکثر اوقات بیان اس مسئلہ کا
رغبت دلانے اور ڈرانے کے ... مضر ہوتا ہے
اسلئے کہ نظر عوام میں بھلائے اور برائے اوسکے آسان
ہوجاتی ہیں ہاں وقت پیش آنے صورت مذکور اور تلاش کرنے
پوچھنے والونکے جواب مطابق سوال کے بیان کیا جاوے
جیسا کہ رغبت دلانے اور ڈرانے میں بیچ کلام شارع کے
اسی طرح واقع ہوا ہے اور بیچ باب حاصل کرنے حقیقت پرہیزگاری
اور احتیاط کے بچنا مطلق عمل میں لانی بری باتوں
اور تصرف کرنے غیر کے ملک سے بلا اجازت اوسکی پیش نظر
اپنے ہمت کی رکھنا چاہیئے اور جب تک کہ یقین کامل حلال
ہونے اوسکیکا موافق پیش آنیوالوں امور خارجیہ کے
حاصل نہو ہرگز اوس میں آلودہ نہ چاہیئے ہونا اور جس وقت تک
کہ ایک وہم ضعیف بھی طرف نہ ثابت ہونے حلت اوسکے
باقی ہے نظر اوپر حرمت اصلی اوسکے کرکے اوس سے پرہیز
کرے چنانچہ یہہ حدیث ترجمہ حدیث جس کسی نے پرہیز کیا

و عرض براین دلالت میدارد و در
فتوے مفتی را میرسد که حکم حلت یا حرمت
بر مطلق جاری کرده آید و بدون تفتیش
سایل موانع خارجیه را تفصیل نکند و بتقسیم
مطلق بسوی حلال و حرام لب نکشاید
بلکه حکم مطلق را اصل قرار دهد و صور خارجیه را
که در آن حکم مطلق بسبب عوارض خارجیه
مختفی گردیده در سلک شذوذ منسلک گرداند
مثلا اگر کسے سوال کند که شرب خمر حلال است
یا حرام پس برهمین قدر سوال اجمالی اکتفا
کرده بگوید که حرام است و اگر کسے از مسئله
اکراه بخصوصها سوال کند بر آن تقدیر
مسئله اکراه و حال مکره علیه را تحقیق
کرده بر طبق آن جواب دهد و تکلم باینکلام
که خمر و خنزیر هم مثل مطعومات منقسم است
بحلال و حرام اگرچه اینکلام بحسب تدقیق
نظر وجهی از صحت داشته باشد چه حلال
است در صورت اکراه و حرام است در
غیر آن اما کلام مذکور از قسم الغاز فقهیه
است که برای سنجیدن اذهان صبیان
آنرا مذکور میسازند نه از قبیل احکام افتا
و قضا که بنا بر تنظیم و سیاست ملت حنیفیه
آنرا قرار داده اند بلکه در باب بیان احکام

اور آبرو اپنے کے اوپر دلالت کرتے ہے اور فتوا دینے
مین مفتی کو پہنچتا ہے کہ حکم حلال ہونیکا یا حرام ہونیکا اوپر
مطلق کے جاری کرے اور بغیر دریافت پوچھنے والے کے
منع کرنیوالون خارجی کو تفصیل نکرے اور ساتہ تقسیم مطلق
کے طرف حلال اور حرام کے لب نکہولے بلکہ حکم مطلق کو
اصل قرار دیوے اور صورتون خارجی کو کہ اوندین حکم
مطلق کا بسبب پیش آنے امور خارجی کے پوشیدہ ہوتا ہے
بیچ لڑی نادرات کے داخل کرے مثلاً اگر کوئی سوال
کرے کہ شراب حلال ہی یا حرام پس اسیقدر سوال مجمل پر
اکتفا کرکے کہے کہ حرام ہے اور اگر کوئی مسئلہ جبر کو خاص کر
پوچھے تو اوس صورت مین مسئلہ جبر اور حال جبر کیے گئے کا
تحقیق کرکے موافق اوسکے جواب دے اور کہنا
یہہ کلام کہ شراب اور سور بہی مثل کہانے کے
چیزون کے منقسم ہے ساتہ حلال اور حرام کے
اگرچہ یہہ کلام موافق نظر باریک کے ایکطرح
صحیح ہوگا اسلئے کہ حلال ہے صورت جبر مین اور
حرام ہے اوسکے سوا مگر یہہ کلام مذکور قسم
پہیلیون فقہ سے ہے کہ واسطے آزمانے
ذہن لڑکون کے اوسکو ذکر کرتے ہین نہ قسم
حکمون فتوا دینے اور فیصلہ کرنے سے کہ
واسطے بندوبست اور دبدبہ دین حنیفے
کے اوسکو مقرر کیا ہے بلکہ مقدمہ
بیان احکام ۔

شرعیه ممکن که مثل این کلام از قبیل استهزا
بآیات الله باشد والقاء مداهنت در قلوب
عوام بلکه اینکلام باطل محض است باعتبار محاورهٔ
عرفیه اگرچه صحیح باشد باعتبار حقیقت لغویه بلکه
کلام مفید در حق عوام و منطبق بر محاورات
کلام همین است که هر خمر حرام است و نجس و مبعد
عن الله و اصل آن قبیح است و آنچه در صورت
اکراه حکم باباحت کرده میشود جاریست مجری
شواذ پس احق در مقام عقد قضیه کلیه یا مطلقه
است نه بیان تقسیم یعنی هر خمر حرام است یا هر
قدر که خمر حرام است نه اینکه بعضی از آن حلال
است و بعضے حرام چنانکه کلام شارع بلکه جمیع
مصنفان کتب فقه و جامعان فتوی هم برین
منوال جاریست و در باب مناظره در تحقیق
حکم صورت خاصه کسیکه دعوے جریان حکم
مطلق در صورت خاصه مبحوث فیها مینماید
همان [illegible] که در اثبات [illegible]
حاجت بدلیلے مینداد و دلیل [illegible]
مطلق است و بس بخلاف کسیکه دعوی تخصیص [illegible]
آنصورت خاصه میکند [illegible]
است محتاج بدلیل خارجی مثلاً کسیکه بگوید که
شرب خمر زید را حرام است هیچ حاجت باقامت
دلیل نمی دارد بخلاف کسیکه بگوید هرچند مطلق

شرعیہ مین ہو سکتا ہے کہ مثل اس کلام کے قسم ہنسی
کرنے سے ساتھ آیات الٰہی کے ہوا اور ڈالنے سستی کے
دلون عوام مین بلکہ یہہ کلام باطل محض ہے باعتبار محاورہ
مشہور کے اگرچہ صحیح ہو باعتبار حقیقت لغت کے بلکہ کلام
مفید بیچ حق عوام اور مطابق محاورہ کلام کے یہی ہے
کہ ہر خمر حرام ہے اور نجس اور دور کرنیوالی خدا سے
اور اصل مین بری ہی اور جو کچھہ صورت جبر مین حکم
اوسکے جایز ہونیکا کیا جاتا ہی وہ قایم مقام نادرات
کے ہے پس حق بجگہہ بنانا جملہ کلیہ یا جملہ مطلقہ کا ہے
نہ بیان کرنا تقسیم کا یعنے ہر شراب حرام ہی یا جسقدر
کہ شراب حرام ہے نہ یہہ کہ بعضے اوسمین سے حلال ہے
اور بعضے حرام جیسے کہ کلام شارع بلکہ سب تصنیف
کرنیوالون کتابون فقہ اور جمع کرنیوالون فتوون کا
اسیطرح پر جاری ہے اور مقدمہ مناظرہ مین بیچ تحقیق
حکم صورت خاص کے جو کوئی دعوے جاری
ہونے حکم مطلق کا صورت خاص مین جسمین بحث ہے
کرے [illegible] ثابت کرنیوالا ساتھ اصل کے اسلیئے کہ
[illegible] کرنے دعوے اپنے مین حاجت کسی دلیل کے
نہین رکھتا ہے دلیل اوسکی وہی حکم مطلق ہے
برخلاف [illegible] اوسکی کہ دعوی خاص ہونے کا اوس صورت
[illegible] رکھتا ہے کہ دعوی اوسکا خلاف ظاہر ہی اور
محتاج ساتھ دلیل خارج کے مثلا جو کوئی کہ کہی پینا شراب کا
زید کو حرام ہے کچھ حاجت قایم کرنے دلیل کی نہین رکھتا

شرب خمر حرام است اما زید را حلال است
که محتاج است بدلیل خارج از اثبات اضطرار
واکراه یا جنون بحدیکه مجوز شرب خمر میتواند شد
چون این مقدمه ممهد شد پس باید دانست که
که مقصود درین مقام آنست که آیا بدعت از
قسم اول است که در هر بدعت خاصه تامل
باید کرد که آیا حسن است یا قبیح و برای اثبات
حسن یا قبح آن در دلایل خارجیه تامل
باید کرد و بر مطلق بدعت هیچ حکم جاری
نباید کرد و یا از قسم ثانی که مطلق بدعت بیک
نوعے از حسن یا قبح ثابت باشد که در جمیع
بدعات خاصه قطع نظر از دلایل خارجیه
متحقق باشد الغرض مقصود تفتیش حکم
مطلق است نه تحقیق عوارض طاریه که
بسبب عروض آن عوارض در بعضے صور
حکم مطلق مختفی میگردد پس وقتیکه چیزیرا
از امور مشد اول درمیان اهل زمان ثابت
کرده شود که فلان چیز بدعت است پس
حکم مطلق بدعت از حسن یا قبح آن جاری
خواهد گردید اما کسیکه دعوے استثنای
آن صورت خاصه کند پس باید که دلیلے
بر آن قایم گرداند چون این مقدمات ثلثه
ممهد شد پس میگوییم که درین مقام سه احتمالات

پینا شراب کا حرام ہے مگر زید کو حلال ہے کہ محتاج ہے
ساتھ دلیل خارج کے مثل ثابت کرنے حالت اضطرار
یا جبر یا دیوانگے کے اس حد کو کہ جایز کرنیوالے پینے شراب
کے ہے کے جب یہہ مقدمہ بیان ہوچکا پس جاننا چاہیئے کہ
مقصود اس جگہہ وہی کہ آیا بدعت قسم اول سی ہی کہ ہر بدعت
خاص مین تامل چاہیئے کرنا کہ آیا اچھی ہے یا بری
اور واسطے ثابت کرنے بھلائی یا برائی اوسکی دلیلون
خارجی مین تامل چاہیئے کرنا اور مطلق بدعت پر کچھہ
حکم جاری نچاہیئے کرنا یا قسم دوسرے سے کہ
مطلق بدعت کو کسے قسم کے بھلائے یا برائے
ثابت ہو کہ تمام بدعات خاصہ مین قطع نظر دلیلوں
خارجی سے ثابت ہو غرض کہ مقصد تلاش حکم
مطلق کے ہے نہ تحقیق عارض ہونیوالون
خارجے کے کہ بسبب عارض ہونے اون
پیش آنیوالون کے بیچ بعضے صورتون کے
حکم مطلق پوشیدہ ہوتا ہے پس جو وقت کہ
کسے کام کو کامون مروج درمیان اہل زمانہ کے سے
ثابت کیا جاوے کہ یہ کام بدعت ہے پس حکم مطلق
بدعت کا بھلائے یا برائی سے اوسپر جارے
ہوگا اسے پر وہ شخص کہ جو دعوے الگ ہونے
اوسصورت خاص کا کرے پس چاہیئے کہ کوئے
دلیل اوسپر قایم کرے اور جب یہہ مقدمے تینون
بیان ہوچکے پس کہتا ہون مین کہ اسجگہہ تین احتمال ہے

تصور توان کرد اول آنکه مطلق بدعت
باعتبار اصل خود حسن باشد مثل عبادات
شرعیه از صلوة و صوم و ذکر و تلاوت
قرآن گو که در بعضے احیان بسبب عوارض
مثل لزوم تشبه بکفار یا استلزام مفسده
در اصل ملت بقبیح عارض متصف گردد این
احتمال باطل است بالاتفاق هیچ یکی از
عقلا و سفہا بآن نرفته چه جمیع ملیین بدعات را
از عیوب مے شمارند نه از کمالات آرے
اختراع امور جدیده را در امور معاشیه
از مثل تیر و کمان هنر شمرده میشود نه امور
دینیه بلکه اتباع ائمه ملت و التزام تقلید
ایشان و ترویج سنت ایشان از اصل الکمالات
ملت معدود کرده میشود و احتمال ثانی آنکه
مطلق بدعت نه حسن باشد نه قبیح مثل مطلق
اکل و شرب و جماع و تکلم و اکتساب اموال و
اشتغال بصنائع پس منقسم باشد بسوی
حسن و قبیح و در باب اثبات حسن بدعت
مخصوصه یا قبح آن در عوارض طاریه و
دلائل خارجیه تامل باید کرد تا احدهما منکشف
گردد و بمجرد ملاحظه آنکه در سلک بدعات
منسلک است هیچ حکم نتوان کرد و همین است
زبان زد عوام درین جزو زمان

تصور ہو سکتے ہین اول یہہ کہ مطلق بدعت
باعتبار اصل اپنی کے اچھی ہو مانند عبادات
شرعی کے نماز اور روزے اور یاد خدا اور تلاوت
قرآن سے گو کہ بعضے وقت بسبب عارض کی مثل
لازم آنے مشابہت کافرون سے یا لازم آنے
فساد اصل دین مین ساتھ برائی عارضی کی موصوف ہو
اور یہہ احتمال باطل ہے بالاتفاق کوئی عقلمند اور
بیوقوف اسطرف نہین گیا اسلیئے کہ سب مذہب والے
بدعتونکو عیب گنتے ہین نہ کمالات سے ہان نکالنا
کامون نئی کا معاش کی کامون مین مثل تیر و کمان کے
ہنر گنا جاتا ہے نہ کامون دین مین بلکہ تابعداری
امامون مذہب کے اور لازم جاننا پیروی انکی کا اور رواج
دینا طریق انکا اصل رکنون دین سے گنا جاتا ہے
اور احتمال دوسرا یہہ ہے کہ مطلق بدعت نہ نیک
ہے نہ بد جیسے مطلق کھانا اور پینا اور جماع کرنے
اور کلام کرنا اور کمانا مالون کا اور مشغول ہونا
صنعتون مین پس منقسم ہوگے طرف اچھی اور
برے کے اور مقدمہ ثابت کرنے بھلائے بدعت
خاص یا برائی اوسکی مین بیچ عارض ہونیوالون
خارجے اور دلیلون خارجے مین تامل چاہیئے
کرنا تاکہ ایک اون دونون مین سے ظاہر ہو اور
نرا لحاظ اسکا کہ یہہ بدعتون مین داخل ہے کچھ
حکم نہین ہو سکتا ہے اور یہی زبان زد عوام اس زمانہ کے ہے

واحتمال ثالث آنکه مطلق بدعت بمعنی
حقیقی شرعی خواه حکمیه باشد خواه حقیقیه اعم
از آنکه اصلیه باشد یا وصفیه اعم از آنکه بدعت
او از جهت تحدیدات و توقیتات مبتدعه
لازم آمده باشد یا از جهت تغیر موقع آنکه
در سنت ثابت ست اینهمه اقسام باعتبار
اصل خود قبیح ست اعم از آنکه مکروه باشد
یا حرام یا منجر بکفر مثل سایر امور قبیحة الاصل
از کذب و فحش و ظلم و غیبت و حسد پس در باب
اثبات قبح آن دلیلے دیگر نمی باید همین قدر
کافیست که بدعت ست چنانچه در باب
اثبات قبح کلام که مشتمل بر کذب یا فحش باشد
احتیاج بدلیل دیگر نیست همین قدر کافیست
که مشتمل بر کذب یا فحش ست پس بمجرد ثبوت
اینکه فلان چیز بدعت ست حکم بقبح آن توان
کرد و در باب تحصیل حقیقت تقوے از آن
اجتناب باید ورزید و در باب ترغیب و
ترهیب جمهور انام از آن تنفیر باید کرد و در
محافل و مجالس تذکیر بآواز بلند تقبیح آن باید
نمود خصوصًا در اوقاتیکه رواج پذیر شده
باشد که در آن اوقات بابلغ وجوه از آن تفهیم
و تحذیر باید کرد و در اخمال و ابطال آن
سعی کردن از جمله اعلاء کلمة الله باید شمرد

اور احتمال تیسرا یہہ ہے کہ مطلق بدعت بمعنی حقیقے
شرعے خواہ حکمے ہو خواہ حقیقے عام اس سے کہ اصلے
یا وصفی اور عام اس سے کہ بدعت ہونا اوسکا بسبب
حدین باندھنے اور وقت مقرر کرنے کے بدعتکے
لازم آیا ہو یا بسبب تغیر موقع اوسکے کہ بیچ سنت
کے ثابت ہے یہہ سب اقسام باعتبار اصل اپنی کے
برے ہین عام اس سے کہ مکروہ ہون یا حرام
یا پہونچنے والے کفر تک مانند تمام کامون کے کہ
اصل مین برے ہین جہوٹ اور بیحیائی اور ظلم اور
غیبت اور حسد سے پس بمقدمہ ثابت کرنے برائی
اسکے کوئی دلیل دوسرے نہین چاہیے یہی وجہ کافی
ہے کہ بدعت ہے جیسا کہ بمقدمہ ثابت کرنے برائی کلام
کہ ملا ہوا ہو پر جہوٹ یا بیحیائی کے ہو احتیاج ساتہ
دلیل کے نہین ہے اسیقدر کافی ہے کہ ملا ہوا ہو
جہوٹ یا فحش کے ہی پس بمجرد ثابت ہونے اسکے کہ فلانے
چیز بدعت ہے حکم اوسکے برائی کا کرسکتے ہین اور بمقدمہ
حاصل کرنے حقیقت تقوے کے اوس سے پرہیز چاہیے کرنا
اور بمقدمہ رغبت دلانے اور ڈرانے عوام خلقت مین اوس سے
نفرت دلانی چاہیے اور محفلون اور مجلسون وعظ مین باواز
برائی اوسکی چاہیے ظاہر کرنے خصوص اوسوقت مین کہ
مروج ہوئی ہو کر اوسوقت مین ساتہ مبالغہ کے اوس سے
نفرت دلانی اور ڈرانا چاہیے اور مٹانے اور باطل کرنے
اوسکی مین کوشش کرنی بلند کرنے کلمہ الہی سے چاہیے گننا

بمثابہ آنکہ در زمانیکہ کذب وفحش درمیان
مردمان رایج گردد پس آنچہ معاملہ اہانت
وتحذیر در آن زمان با کذب وفحش باید کرد
ہمان معاملہ با ہر بدعت کہ در زمانی رایج
گردد باید نمود وچنانکہ از مطلق کذب وفحش
دائما تنفیر باید کرد ہمچنین از مطلق بدعت
دائما تحذیر باید کرد بل اشد ازان بمراتب
وکسیکہ بدعت مخصوصہ را از دائرہ قبیح
بیرون کشد ودر صدد اثبات حسن آن شود
اقامت دلیلے قاطع از دلائل شرعیہ واجب
بر ذمہ اوست نہ بر ذمہ مانع آن مثل کسیکہ
کذبے خاص را یا فحشے خاص را تحسین کند
پس اقامت دلیل قاطع عہدہ ہمانست
نہ عہدہ کسیکہ ازان احتراز مینماید وتقبیح آن
میکند بلکہ احتمال بدعت ہم در باب اجتناب
ازان کفایت میکند چنانچہ شیخ ابن الہمام
در فتح القدیر وصاحب مجالس الابرار بآن تصریح
فرمودہ اند چنانچہ احتمال کذب ہم در باب
روایت حدیث ملحق باصل کذب است چنانچہ
من روی عنی حدیثا وہو یرے انہ کذب
فہو احد الکاذبین بران دلالت وارد وہمین
است مذہب حق بالجملہ مطلق بدعت بر
احتمال اول مثل ذکر اللہ باشد وبر احتمال ثانی

مانند اسکی کہ جس زمانہ مین جہوٹ اور فحش درمیان آدمیونکی
رایج ہوا ہو پس جو معاملہ ذلت دینی اور ڈرانی سے
اوس زمانہ مین ساتہ جہوٹ اور فحش کے چاہیئے کرنا
وہی معاملہ ساتہ ہر بدعت کی کہ جس زمانہ مین رایج ہو جاوے چاہیئے
کرنا جیسا کہ مطلق جہوٹ اور فحش سی ہمیشہ نفرت
دلانی چاہیئے اسیطرح مطلق بدعت سے ہمیشہ ڈرانا
چاہیئے بلکہ زیادہ اوس سی کئی مرتبہ اور جو کوئی کہ خاص
کسے بدعت کو دائرہ برائی سے باہر لاوے اور درپے
ثابت کرنے بہلائی اوسکے کے ہووے قایم کرنا دلیل
قاطع کا دلیلون شرعی سی واجب اوسکی ذمہ پر ہے
نہ منع کرنیوالے کی ذمے پر مثلا جو کوئی کسے جہوٹ
خاص یا بیحیائی خاص کو اچہا بیان کرے پس قایم کرنا
دلیل قاطع کا عہدہ اوسکا ہے نہ ذمہ اوس شخص کا
کہ اوس سے پرہیز کرے اور برائی اوسکی بیان کرے
بلکہ احتمال بدعت کا بہی پرہیز کرنے مین اوس سے کفایت
کرتا ہے جیسا کہ شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین اور
صاحب مجالس الابرار نے اوسکو صریح بیان کیا ہے جیسے کہ
احتمال جہوٹ کا بہی مقدمہ روایت حدیث مین ملا ہوا
ساتہ اصل جہوٹ کے ہے جیسا کہ حدیث ترجمہ حدیث
جو کوئی روایت کرے مجہسے حدیث اور وہ دیکہتا ہے
کہ یہہ جہوٹ ہے پس وہ ایک جہوٹون مین سے ہے
اسپر دلالت کرتی ہے اور یہی ہے مذہب حق خلاصہ یہہ
کہ مطلق بدعت احتمال اول پر مثل ذکر اللہ کے ہوگی اور احتمال دوسرے

مطلق تکلم و بر احتمال ثالث مثل تکلم بکذب
وفحش و ثالث مذہب است مؤید بکتاب
وسنت و اجماع و قیاس و احتمال ثانی کہ
زبان زد عوام ست باطل ست مثل
احتمال اول و آنچہ درینباب متمسک مینمایند
ہمہ ناشی از سوء فہم ایشان ست پس دلائل
این مضمون در دو بحث بیان باید کرد

بحث اول در ذکر دلائل مذہب حق

بحث ثانی در ابطال ظنون عوام

بحث اول در ذکر دلائل مذہب حق
وآن مشتمل ست بر دو قسم **قسم اول**
در ذکر آیات و احادیث دالہ بر مذہب حق
وآن مشتمل است بر سہ نوع **نوع اول**
در ذکر نصوص دالہ بر قبح مطلق بدعت حقیقیہ
وآن مشتمل ست بر چند مسائل **مسئلہ**
اولے باید دانست کہ احداث بدعت
حقیقیہ خواہ اصلیہ باشد خواہ وصفیہ اعم
ازانکہ بدعیت آن از جہت تحدیدات
وتوقیتات محدثہ لازم آمدہ باشد یا از جہت
تغیر موقع آن در باب اہتمام و عدم اہتمام
وہمچنین بر آن وجہ قربت دلالت میکند
بر اینکہ بدعت مذکورہ در اصحاب آن در
امور دینیہ مندرج میگرداند و در معاد او را

مثل مطلق کلام کرنیکے اور احتمال تیسرے پر مثل کلام جھوٹ
اور فحش کے ہی اور تیسرا مذہب ہے ثابت کتاب اور سنت اور
اجماع اور قیاس سے اور احتمال دوسرا کہ زبان زد عوام کی ہے
باطل ہی مانند احتمال پہلے کی اور جو کچھہ اس باب مین تمسک
کرتے ہین سب پیدا ہونیوالا انکی بدفہمی سی ہی پس
دلیلیں اس مضمون کی دو بحث مین بیان چاہییں کی
بحث پہلی بیچ بیان دلیلون مذہب حق کے **بحث**
دوسرے باطل کرنے گمان عوام کے **بحث پہلی**
بیچ ذکر دلیلون مذہب حق کے اور وہ ملی ہوئی ہے
دو قسم پر **قسم پہلے** بیچ ذکر آیتون اور حدیثون
دلالت کرنیوالے کے اوپر مذہب حق کے اور وہ
ملے ہوئے ہے تین نوع پر **نوع پہلی** بیچ ذکر آیتون
دلالت کرنیوالے کے اوپر برائے مطلق بدعت
حقیقے کے اور وہ ملے ہوئے ہے کئی مسئلون پر
مسئلہ پہلا چاہیئے جاننا کہ نکالنا بدعت
حقیقیہ کا خواہ اصلے ہو خواہ وصفے ہو عام اس
سے کہ بدعت ہونا اوسکا بسبب حدین باندھنے
اور وقت مقرر کرنے نیئون کے لازم آیا ہو یا بسبب
تغیر دینے موقع اوسکے مقدمہ اہتمام اور غیر
اہتمام مین اور اسیطرح جاننا سبب قرب
حق کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ بدعت مذکورکو
صاحب اوسکا کامون دین مین داخل
کرتا ہے اور آخرت مین اوسکو —

نافع میداند در دنیا اور اجالب رضا حق
یا امور شامین و برکت میشمارد و این اعتقاد
بدو طریق حادث میشود اول آنکه این امر را
من الله داند یعنے چنان اعتقاد کند که حق
جل و علا خود این را در امور دینیه داخل
گردانیده و منفعت معادیه در وی بخشیده
و جالب رضای خود مقرر فرموده و محل نزول
برکات خود قرار داده و این عقیده بچند وجه
بهم میرسد اول آنکه ادعا محض بلا دلیل
برروے کار آرد و بجبر و سینه زورے
در پے اثبات آن شود که من همین میدانم
یا همین میگویم یا نزد من همچنین ست یا در
ذهن من همچنین منقش شده ست هرگز
از آن باز نخواهم آمد اگرچه دلیلے بران قایم
نشود و این افترا علی الله ست و افترا
کذب در مقدمات دینیه و آن از اقبح قبایح
ست و اشنع شنایع و صاحب آن از
درگاه حضرت حق مردود ست و از بارگاه
او تعالی مطرود چنانچه حق جل و علا در سوره
بقره میفرماید یَا اَیُّهَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا
فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّ لَا تَتَّبِعُوْا
خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ
مُّبِیْنٌ ۝ اِنَّمَا یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ

مفید جانتا ہے اور دنیا میں اوسکو سبب رضامندی
خدا یا باعث خیر اور برکت کا گنتا ہے اور یہہ اعتقاد
دو طرح پیدا ہوتا ہے اول یہہ کہ اس کام کو جانب
خدا سے جانے یعنے ایسا اعتقاد کرے کہ حق تعالی
نے آپ اسکو کاموں دین میں داخل کیا ہے اور
نفع آخرت اوسمیں بخشا ہے اور سبب اپنی رضامندی کا
مقرر فرمایا اور جگہہ اوترنے برکتوں اپنی کے
مقرر کے اور یہہ عقیدہ کئی طرح حاصل ہوتا ہے
پہلے یہہ کہ دعوا محض بلا دلیل ظاہر کرے اور ساتھ
جبر اور سینہ زوری کے درپے ثابت کرنے اوسکے
ہووے کہ میں یوں ہی جانتا ہوں یا یونہیں
کہتا ہوں یا نزدیک میرے اسیطرح ہے یا بیچ
ذہن میرے کے اسیطرح نقش کیا گیا ہے ہرگز اوس
سے باز نہ آؤنگا اگرچہ کوئی دلیل اسپر قایم نہو اور
یہہ بہتان باندہنا خدا پر ہے اور افترا اور جہوٹ
مقدمہ دین میں بدترین قباحتوں سے ہے اور بد
برائیوں سے اور صاحب اوسکا درگاہ خدا سے مردود ہے
اور بارگاہ الہی سے راندہ گیا جیسا کہ حقتعالے سورۃ
بقر میں فرماتا ہے ترجمہ آیۃ شریف
اے لوگو کہاؤ جو کچھہ زمین میں ہے حلال پاکیزہ
اور نہ پیروی کرو قدموں شیطان کے تحقیق
وہ تمہارا دشمن ہے ظاہر سوا اسکے نہیں کہ
حکم کرتا ہے ساتھ برائی اور بیحیائی کے

وان تقولوا على الله ما لا تعلمون ۝
و در سورهٔ انعام میفرماید وحرث حجر
لا يطعمها الا من نشاء بزعمهم و
انعام حرمت ظهورها وانعام لا
يذكرون اسم الله عليها افتراء عليه
سيجزيهم بما كانوا يفترون ۝ وقالوا
ما في بطون هذه الانعام خالصة
لذكورنا ومحرم على ازواجنا وان يكن
ميتة فهم فيه شركاء سيجزيهم
وصفهم انه حكيم عليم ۝ قد خسر الذين
قتلوا اولادهم سفها بغير علم وحرموا
ما رزقهم الله افتراء على الله قد ضلوا
وما كانوا مهتدين ۝ و در سورهٔ اعراف
میفرماید واذا فعلوا فاحشة قالوا وجدنا
عليها اباءنا والله امرنا بها قل ان الله
لا يامر بالفحشاء اتقولون على الله
ما لا تعلمون ۝ و در همان سوره میفرماید
قل انما حرم ربي الفواحش ما ظهر
منها وما بطن والاثم والبغي بغير
الحق وان تشركوا بالله ما لم ينزل به
سلطانا وان تقولوا على الله ما لا
تعلمون ۝ و در سورهٔ نحل میفرماید ولا
تقولوا لما تصف السنتكم الكذب

اور یہہ کہ کہو اللہ پر جو کچھہ نہیں جانتے اور سورہ
انعام مین فرماتا ہے - اور کہیتے منع ہے نہ کہاوے
اسکو مگر جسکو ہم چاہین اپنے خیال پر اور بعضے مویشے
کے پیٹھہ پر چڑہنا منع ٹہیرا دیا ہے اور بعضے مویشی
کے ذبح پر نام نہین لیتے اللہ کا اوسپر جہوٹ باندہکر
وہ سزا دیگا اونکو اس جہوٹ کی اور کہتے ہین جو ان مویشی کے
پیٹ مین ہو سو نرا ہمارے مرد کہاوین اور حرام ہی ہماری
عورتونکو اور جو مردہ ہو تو اوسمین سب شریک ہون وہ
سزا دیگا اونکو ان تقریرون کے وہ حکمت والا ہی خبردار
تحقیق نقصان مین آئے جنہون نے قتل کیا اولاد اپنی کو
نادانی سے بن سمجھی اور حرام کیا جو روزی دی تہی اللہ نے
جہوٹ باندہ کر خدا پر تحقیق گمراہ ہوے اور نہ آئے راہ پر
اور سورۂ اعراف مین فرماتا ہے ترجمہ آیت ہا اور جب کرتے
ہین کوئی بیحیائی کے تو کہتے ہین پایا ہمنے اسپر
اپنے باپون کو اور اللہ نے حکم کیا ہے ہمکو یہہ تو کہہ بیشک
اللہ نہین حکم کرتا ہے ساتہ بیحیائی کے کیا کہتے ہو تم
اللہ پر جو نہین جانتے - اور اوسی سورہ مین فرماتا ہے
ترجمہ آیت کہہ تو سوا اسکے نہین حرام کیا ہے پروردگار
میرے نے بیحیائی کو جو ظاہر ہین اوس سے اور جو پوشیدہ
اور گناہ اور بغاوت ناحق اور یہہ کہ شریک کرو ساتہ اللہ کے
اوسچیز کو کہ نہین اوتاری ساتہ اوسکے دلیل اور یہہ کہ کہو
اللہ پر جو نہین جانتے - اور سورۂ نحل مین فرماتا ہے -
ترجمہ آیت اور نہ کہو تم اوس چیز کو کہ وصف کرتے ہین زبانین تمہاری

هذا حلال وهذا حرام لتفتروا على الله
الكذب ان الذين يفترون على الله
الكذب لا يفلحون ٥ و در سورهٔ قصص
میفرماید قل فأتوا بكتاب من عند الله
هو اهدى منهما اتبعه ان كنتم صدقين
فان لم يستجيبوا لك فاعلم انما
يتبعون اهواءهم ومن اضل ممن
اتبع هواه بغير هدى من الله ان
الله لا يهدي القوم الظلمين ٥ و در سورهٔ
زمر میفرماید ترى الذين كذبوا على
الله وجوههم مسودة اليس في
جهنم مثوى للمتكبرين ٥ و در سورهٔ
صف میفرماید ومن اظلم ممن افترى
على الله الكذب وهو يدعى الى
الاسلام والله لا يهدي القوم الظلمين
واخرج مسلم عن ابن مسعود قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من
نبي بعثه الله في امته قبلي الا كان
له من امته حواريون واصحاب
يأخذون بسنته ويقتدون بامره
ثم انها تخلف من بعدهم خلوف
يقولون ما لا يفعلون ويفعلون
ما لا يؤمرون فمن جاهدهم

یہہ حلال ہی اور یہہ حرام تاکہ بہتان کرو خدا پر جھوٹھا
تحقیق جو لوگ کہ بہتان کرتے ہین خدا پر جھوٹھا نہ خلاصی
پاوینگے ۔ اور سورۂ قصص مین فرماتا ہے ترجمہ آیت
کہہ تو لاؤ کوئی کتاب اللہ کے پاس سے جو ان دونون سے
بہتر ہو چلو مین اوسپر اگر تم سچے ہو پس اگر نکر لاوین
تیرا کہا پس جان تو کہ وہ چلتے ہین اپنے خواہشون
اور کون گمراہ زیادہ ہے اوس سے جو چلے اپنے خواہش
بغیر ہدایت کے اللہ سے بیشک اللہ راہ نہین دکھاتا
ہے ظالمونکو ۔ اور سورۂ زمر مین فرماتا ہے ترجمہ آیت
دیکھیگا تو اونکو کہ جھوٹ باندھا ہے اللہ پر موہنہ اونکے
سیاہ ہونگے کیا نہین ہے دوزخ ٹھکانا تکبر کرنیوالونکا
اور سورۂ صف مین فرماتا ہے ترجمہ آیت اور کون
ظالم زیادہ ہے اوس سے جو جھوٹ باندھے اللہ
اور وہ بلایا جاتا ہو طرف اسلام کے اور اللہ نہین
راہ دکھاتا قوم ظالمونکو ۔ اور نکالی یہہ حدیث مسلم نے
ابن مسعود سے ترجمہ حدیث کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہین ہے کوئی نبی کہ بھیجا ہو اوسکو اللہ نے بیچ امت
اوسکے کے پہلے مجھسے مگر تھے واسطے اوسکے امت اوسکی
سے دوست اور یار کہ پکڑتے تھے طریقہ اوسکا اور
چلتے تھے اوسکے حکم پر پھر تحقیق پیچھے آتے ہین بعد اونکے
پیچھے آنیوالے کہتے ہین جو کچھ نہین کرتے اور کرتے ہین
جو نہین حکم کیے گئے پس جس کسی نے جہاد کیا اونسے

بیده فهو مؤمن ومن جاهدهم
بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه
فهو مؤمن وليس وراء ذلك من الايمان
حبة خردل واخرج البخاري عن ابي
هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم كل امتي يدخلون الجنة الا من
ابى قيل ومن ابى قال من اطاعني دخل
الجنة ومن عصاني فقد ابى واخرج
محيي السنة في شرح السنة عن عبد الله
بن عمرو قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى يكون
هواه تبعا لما جئت به ودیگر آیات واحادیث
کثیره برهمین معنی دلالت میدارد یعنی
بر تقبیح حال کسیکه بنا بر مجرد اتباع هوائی
قلبی بدون استشهاد بدلیلی در احکام
الهیه دخل بدر باد عای محض وتحکم بحت
بتعلق رضائے الهی یا سخط او تعالی بچیزی
حکم نماید ومدار تشنیع درینباب همین است
که بدون تمسک بدلیلی درین وادی پر هول
بسبب حرب لسانی در کارخانه ربانی قدم
نهد گو که بربطلان آن هم دلیلی قایم
نشده باشد لهذا در مقام تشنیع همین
… أَتَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ

ساتھ ہاتھ اپنے کے پس وہ مسلمان ہے اور جسنے جہاد
کیا اونسے ساتھ زبان اپنی کے پس وہ مسلمان ہی
اور جسنے جہاد کیا اونسے ساتھ دل اپنی کی پس وہ مسلمان
ہے اور نہین ہی سوا اسکے ایمان سے برابر دانہ رائی کے
اور نکالی بخاری نے یہہ حدیث ابوہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام امت میری داخل ہوگے
جنت مین مگر جسنے انکار کیا کہا گیا کہ کسنے انکار کیا
فرمایا کہ جسنے فرمانبرداری کی میری داخل ہوگا
… اور جسنے نافرمانی کی میرے پس تحقیق انکار
کیا اور نکالا محیی السنہ نے شرح سنہ مین عبداللہ ابن عمرو
سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین
مسلمان ہوتا کوئی تمہارا یہانتک کہ ہووی خواہش اوسکی
تابع واسطے اوسچیز کے کہ لایا مین اوسکو اور اور آیتین اور
حدیثین بہت اوپر ایسے معنونکے دلالت رکھتی ہین یعنے
اوپر برائی حال اوس شخصکے کہ فقط واسطے پیروی خواہش
دل کے بے گواہی کسی دلیل کی احکام الٰہی مین دخل دیوے
اور ساتھ دعوی محض اور حکومت صرف کے بیچ متعلق
کرنے رضای خدا یا غضب اوسکے کسے چیز پر حکم کرے اور
مدار برائیکا اسباب مین یہی ہے کہ بغیر تمسک کے کسے
دلیل سی اس جنگل ہولناک مین ساتھ کوشش جرب زبانی
کے کارخانہ الٰہی مین قدم رکھی اگرچہ اوپر باطل ہونے
اوسکے بھی دلیل قایم نہوئی ہو اسیلیے مقام طعن مین یہی
کلمہ فرمایا ہے ترجمہ آیت آیا کہتے ہو اللہ پر —

مالا تعلمون نه این کلمه اتقولون علی الله
خلاف ما انزل علیکم همچنین در حدیث
شریف واقع گردیده ویفعلون مالا یؤمرون
نه این کلمه ویفعلون ما ینهون عنه و وجه
ثانی از وجوه بهم رسیدن عقیده مذکوره
اتباع تخمین عقلی ست یعنی حسن و قبح بعضے اشیا
یا منافع و مضار آن در بعضے احیان بنا بر
تجربه یا بنا بر نظر بقراین یا امثال آن
بر عقل واضح میگردد پس عقل بنا بر وضوح
مورد مذکور آن شی را در سلک مرضیات
حضرت حق یا مسخوطات او تعالے بحسب
تخمین خود منسلک مے گرداند که فلان چیز
چنین و چنان منفعت می بخشد پس باید که
متعلق رضاے حق و مقبول عند الله و محل
نزول برکات او باشد و یا چنین و چنان
مضرت میرساند پس باید که متعلق
سخط او تعالے و مردود عند الله
و مورد لعن او باشد پس صاحب آن
بدون مراجعت بکتاب الٰهی بل بنا بر محض
اعتماد بر تخمین عقلے مقتضاے [illegible]
حکم نماید و همین حکم مذکور را خرص اتباع
الراے و اتباع الظن میگویند و آن در
امور معاشیه نهایت کارآمدنی ست و در

جو نہیں سنتے تھے تم نہ یہہ کلمہ کہ آیا کہتے ہو اللہ پر خلاف اوسکے
جو نازل کیا گیا ہے تمپر اور اسیطرح حدیث شریف مین
آیا ہے ترجمہ حدیث کا کرتے ہین جو نہین حکم کئے گئے
نہ یہہ کلمہ - کرتے ہین وہ چیز کہ منع کئے گئے ہین اوس سے
اور وجہ دوسرے وجہون بہم پہنچنے عقیدہ مذکور سے
پیروے انداز عقلے کے ہے یعنے بھلائے اور برائی
بعضے چیزون کی یا نفع اور ضرر اونکا بعضے وقتون مین یا
بسبب تجربہ یا بنظر قرینون کے یا مانند اسکے عقل پر
واضح ہوتی ہی پس عقل بہ سبب واضح ہونے ذکر فرمانے
اوس چیز کو اوڑسے مرضیون خدا تعالے یا غضب اوسکی مین
موافق انداز اپنے کے داخل کرتے ہے کہ فلانی چیز
ایسا ایسا منفعت دیتی ہی پس چاہیئے کہ متعلق ساتھ
رضامندی کے خدا اور مقبول عند اللہ اور جگہ اوترنے برکتون
اوسکے کا ہو یا کہ ایسا ایسا مضرت پہونچاتے ہے
پس چاہیئے کہ متعلق بہ غضب پروردگار اور مردود
نزدیک خدا کے اور جگہہ پڑنے لعنت اوسکی کا ہو
پس صاحب اوسکا بغیر رجوع ساتھ قرآن شریف کے
بلکہ فقط بہ سبب اعتماد اوپر انداز عقلے
[illegible] مقتضاے اوسکے حکم کرتا ہے اور
[illegible] حکم مذکور کو اٹکل اور پیروی عقل
اور گمان کے کہتے ہین اور رکھیہ
کامون دنیا مین نہایت کارآمد ہے

اور کامون